وبائی امراض کے معنوی اسباب واثرات: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک مطالعہ

Spiritual Causes and Effects of Infectious Diseases: A Study in the Light of Islamic Teachings

* Sameea Mujahid

**Sana Tabassum

Abstract

December 31,2019 The infectious disease caused by the virus "Corona virus" from Wuhan,China,proved to be an international disaster.Along with the World Health organization,health experts and analysts have lost many of its apparent causes, such as the food and drink of forbidden animals, lab viruses, etc.But when a global disaster strikes, it is a form of divine punishment or trial that.The purpose of God is to discipline mankind.The principle of warning mentioned in the Qur'an is a proof of this.Probably they will come back" Among the spiritual causes virus, obscenity and nudity,disregard for Islamic law of purification,lack of religious inclination…are noteworthy. It's a principle of nature that every accident, calamity precedes both positive and negative effects. Allah clearly asserts in (Al-Sajdah:21)" And of course We will make them taste a small torment in this world before the Hereafter. Perhaps they will return" Deviation from laws, lack of religious inclination…are noteworthy. It's a principle of nature that every accident calamity is a precursor to both positive and negative effects. Similarly among the positive effects, religious tendency, spirit of mutual aid and benevolence, research and

* Lecturer Islamic Studies, GCWU, Sialkot

** M Phil Islamic Studies, GCWU, Sialkot

discovery in medicine, promotion of online system…Therefore, in this article, in the light of Islamic teachings, their analytical study will be presented so that accuracy in actions and deeds is possible.
Keywords: spiritual, warning, crisis, lab virus, reversal

تمہید

انگریزی میں عالمی وبا کے لیے لفظ pandemic ہے pan کے معنی تمام اور demos **وبا سے مراد:** وبا جسے مرضِ متعدی، مرگِ عام، مہامری یَا طاعون ہونا، وہ بیماری جو بہت سے لوگوں پر ایک ہی وقت اثر کرے، کوئی بری بات جو عالمگیر ہو[1] عربی میں وبا سے مراد پھیل جانا، بیمار کرنا، موت کا سبب ہونا وغیرہ سب لیے جاتے ہیں۔ ابن منظور افریقی نے اسکی لغوی تشریح میں فرمایا ہے :الوَبَأُ:قيل هو كلُّ مَرَضٍ عامٍّ، ، وقد وَبِئَتِ الأَرضُ تَوْبَأُ وَبَأً، ووَبُوأَتْ وِبَاءً وَوِباءة وقال ابن الأَعرابي: الوَبيءُ . العليل ووَبَّأَ إِليه وأَوْبَأَ، لغة في وَمَأْتُ وأَوْمَأْتُ إِذا أَشرتَ إِليه وفي الحديث: إِن هذا الوَبَاءَ رِجْزٌ [2]. " وبا سے مراد ہر وہ مرض ہے جو عام ہو جائے، تحقیق زمین پر وبا پھیلی اور بہت سے علاقے وبازدہ ہو گئے ابن العربی نے فرمایا: وبازدہ سے مراد وہ بیمار شخص جس کو وبا نے اپنی لپیٹ میں لے لیا اور جب مرض اس میں سرایت کر گیا تو وہ مر گیا اور حدیث میں ہے "بیشک یہ وبا تکلیف دہ ہے" مطالعہ تاریخ سے واضح ہوتا ہے کہ ماضی میں کئی خوفناک وباؤں نے بڑے پیمانے پر انسانی آبادی کو درہم برہم کر کے رکھ دیا اور ان کے مقابلے پر موجودہ آفت کرونا وائرس کی کوئی حیثیت نہیں جیسے **نیند کی وبا**(1915 تا 1926، کل ہلاکتیں: 15 لاکھ)، **ایشیائی فلو**(57 تا 58، ہلاکتیں: 20 لاکھ)، **ایرانی طاعون**(ایران، 1772ء، ہلاکتیں: 20 لاکھ سے زیادہ)، **کوکولز تلی** (1576ء تا 1580ء، ہلاکتیں: 20 لاکھ سے 25 لاکھ) **انتونین کی وبا:**۔(165 تا 180ء، ہلاکتیں: 50 لاکھ سے ایک کروڑ تک)، **جسٹینن طاعون**(541 تا 542، ہلاکتیں: ڈھائی کروڑ) ، **ایڈز / ایچ آئی وی**(ہلاکتیں: تین کروڑ)، **سیاہ موت:**۔(1347 تا 1351ء، ہلاکتیں: ساڑھے سات کروڑ تا 20 کروڑ)۔۔۔[3] ان وباؤں کی بظاہر وجوہات کچھ بھی ہوں لیکن تاریخ مصر ہے کہ انسانیت کی اتنے وسیع پیمانے پر تباہی ہمیشہ انکی سرکشی، جبر و استبداد، بے راہ روی۔۔۔ کی وجہ سے ہوئی۔ ذیل میں ہم قرآن کے اصولِ تنذیر کی روشنی میں معلوم کریں گے کہ وہ کون سے معنوی اسباب ہیں جن کے سبب مجموعی طور پر انسان کی پکڑ آجاتی ہے۔

معنوی اسباب اور قرآن کے اصولِ تنذیر: قرآن واحادیث کے مطالعہ سے یہ بات تو واضح ہوتی ہے کہ وبائی امراض عموماً فحاشی وعریانی کے سبب پھیلتے ہیں لیکن کیا صرف بے حیائی ہی حالیہ وبا کے اسباب میں شامل ہے یا کچھ اور عوامل بھی کارفرما ہیں۔ اس لیے ضروری ہے ہم ان حالات و واقعات پر قرآن کے اصولِ تنذیر کی روشنی میں غور کریں جو دسمبر 2019 میں چین کے شہر ووہان اور پھر عالمی سطح پر موذی وبائی مرض کووِڈ-19 کے بعد پیدا ہوئے۔ لہذا اس موذی وبائی مرض کے سبب عالمی سطح پر درج ذیل منفی صورت حال کا مشاہدہ کیا گیا۔

1۔ قساوتِ قلوب: سب سے پہلی چیز جو مشاہدہ کی گئی وہ خوف وہراس یعنی اپنی جان، زندگی کا خوف تھا۔ انسان اپنے ہی جیسے انسان سے مفر تھا۔ سگے، عزیز از جاں رشتے باہم روگرداں تھے، گویا جاگتی آنکھوں نے یومِ محشر کا نظارہ کیا۔ **یوم یفر المرء من اخیه و امه و ابیه و صاحبته و بنیه** [4]" جس دن آدمی اپنے بھائی، ماں، باپ، صاحبہ، بیٹے سے بھاگتا پھرے گا" آزمائش اور عذاب میں

پہچان ہی یہ ہے کہ آزمائش میں دل اطمینان سے لبریز رہتا ہے جبکہ عذاب میں خوف کے مارے انسان قریب المرگ ہو جاتا ہے جیسا کہ قرآن میں ارشاد ربانی ہے
اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّ هُمْ نَآىِٕمُوْنَؕ0 اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ يَلْعَبُوْنَ[5]" کیا بستی والے نڈر ہو گئے کہ کہ اللہ کا عذاب انہیں سوتے میں ہی آ پکڑے یا وہ نڈر ہو گئے کہ اللہ کا عذاب انکو چاشت کے وقت اس حالت میں آ پکڑے، وہ لہو و لعب میں مشغول ہوں" المختصر معاشرے میں سراسیمگی، آپا تاپی اسوقت پھیلتی ہے جب نفوس میں جمود، بے حسی سرایت کر جائے اور بے حسی کا ہی دوسرا نام قسوۃ القلوب ہے جیسا کہ ابن منظورؒ کے بیان سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ القسوة في القلب ذهاب اللين والرحمة والخشوع منه[6]" دل کی سختی (دل میں)موجود نرمی رحمت، شفقت کو ختم کر دیتی ہے" لہذا اس آفت کا سب سے پہلا سبب دلوں کی سختی، بے حسی ہے جو دلوں میں اس حد تک گھر کر چکی ہے کہ مسلم، کافر، یہودی، عیسائی۔۔۔سب اپنے مفاد کے بندھن میں مقید ہیں۔ مذہبی شعار ہوں یا معاشرتی و معاشی، عدالتی، بین الاقوامی تقاضے ہر کوئی اپنی غرض کو قبلہ بنائے بیٹھا ہے۔ معاشرے میں الہامی تعلیمات و قوانین کی پامالی ہو یا بھوک افلاس کے ڈیرے، ظلم و ستم ہو یا فلسطین، کشمیر، مشرقی تیمور، چیچنیا، بوسنیا، کوسوو، برما، شام، لیبیا میں مسلمانوں کی نسل کشی نہ تو امت مسلمہ کو کوئی فرق پڑتا ہے، نہ عالمی منصفوں کو۔۔۔ دو چار خطاب، کچھ قرار دادوں کا منظور ہونا، میڈیا پر فوٹو شوٹ اور جامد خاموشی۔۔۔سب ہی ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً[7]" پھر تمہارے دل اسکے بعد پتھر یا اس سے بھی زیادہ سخت ہو گئے" کی عملی تفسیر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ایسی ہی اقوام کے لیے رب تعالی کا قانونِ اٹل ہے جس میں مسلم و غیر مسلم کے درمیان امتیاز روا نہیں رکھا جاتا۔ لَقَدْ أَرْسَلنَا إِلَى أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاء وَالضَّرَّاء لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ 0 فَلَوْلا إِذْ جَاءهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُواْ وَلَـكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ {43} فَلَمَّا نَسُواْ مَا ذُكِّرُواْ بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُواْ بِمَا أُوتُواْ أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ[8] "البتہ تحقیق ہم نے آپ سے قبل امتوں کی طرف بھی رسول بھیجے پھر ہم نے بھوک، تنگی سے انہیں آزمایا تا کہ وہ گڑ گڑائیں۔ پس جب ہمارے عذاب نے انہیں آ پکڑا تو وہ کیوں نہ گڑ گڑائے لیکن ان کے دل سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے لیے اعمال کو مزین کر دیا، جب وہ نصیحت جو انہیں کی گئی تھی بھول گئے ہم نے ان پر ہر چیز کا دروازہ کھول دیا یہاں تک کہ وہ لذتوں میں مدہوش ہو گئے تو ہم نے انہیں اچانک آ پکڑا پھر وہ ناامید ہو گئے" امام ابن کثیرؒ آیت کے ٹکڑے " وَلَـكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ " سے متعلق فرماتے ہیں۔ "لم يكن فيها لين يوجب التضرع، ولم ينزجروا وإنما ابتلوا به وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ أي: من الشرك وعَّد الله أصحاب القلوب القاسية بالعذاب الأليم،[9] "اس میں نرمی نہیں رہتی جو تضرع پر اسے مائل کرے، اور یہ ڈانٹ نہیں بلکہ آزمائش ہوتی ہے لیکن شیطان ان کے اعمال مزین کر دیتا ہے یعنی شرک (میں مبتلا) اللہ تعالی سخت دل والوں کو عذاب الیم سے ڈرایا ہے" آیت ہذا اور اسکی تفسیر سے مستنبط ہوتا ہے کہ معاشروں کی بے حسی ہی انکی اچانک تباہی کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔

معصیت پر مداومت:۔ دوسرے مرحلے میں کرہ ارض پر نظامِ زندگی معطل ہوگی۔ کوچہ، قریہ۔۔۔۔ سب شہر خموشاں کے مثل ویراں ہوگئے گویاقرآنی آیت وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا[10] کی مجسم تفسیر برج خلیفہ، شنگھائی ٹاور، ابراج البیت ٹاور، ورلڈ ٹریڈ سنٹر۔۔۔ سے پکار رہی ہو۔ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا۪- وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ[11] کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر دیا جنہیں ہم نے زمین میں ایسا مضبوط وپائیدار اقتدار دیا تھا کہ ایسا اقتدار تمہیں بھی نہیں دیا اور ہم نے ان پر لگا تار برسنے والی بارش بھیجی اور ہم نے ان (کے مکانات ومحلّات) کے نیچے سے نہریں بہائیں پھر (اتنی پر عیش وعشرت والی زندگی دینے کے باوجود) ہم نے ان کے گناہوں کے باعث انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ہم نے دوسری امتوں کو پیدا کیا"

مندرج دونوں آیات میں رواں دواں نظام زندگی میں تعطل، آباد شہروں کی ویرانی وبے رونقی کا سبب گناہوں کی کثرت اور مداومت بتائی گئی ہے۔ یہ حقیقت بھی ہے کہ کرہ ارض حضرت انسان کی سرکشی، معصیت سے لبالب بھر چکی تھی۔ مادیت کے حصول میں روحانیت کا تصور ہی ختم ہو چکا تھا۔ خلیفۃ الارض اپنے مقصدِ تخلیق کو فراموش کر چکا تھا لہذا سُنَّةَ اللّٰهِ فِى الَّذِيْنَ خَلَوا مِنْ قَبْلُ، وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا[12] "یہی اللہ کی سنت ہے ان لوگوں میں جو تم سے پہلے گزر چکے (اور یہی تمہارے لیے ہیں)، تم اللہ کے قانون وضابطے میں کوئی تبدیلی ہر گز نہیں پاؤ گے" کے تحت نظام زندگی مقفل کر دیا گیا۔ الحاصل اس مصیبت کی دوسری اہم وجہ بنی نوع انسان کی گناہوں میں مشغولیت ہے۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے۔ وَمَآ أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ[13] اور تم کو جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی کیے کاموں سے (پہنچتی ہے) اور بہت سارے (گناہوں) سے تو وہ (اللہ تعالیٰ) درگزر کر دیتا ہے" مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا[14] "یہ لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے ڈبو دیئے گئے اور جہنم میں پہنچا دیئے گئے اور اللہ کے سوا اپنا کوئی مددگار انہوں نے نہیں پایا" امام ابن کثیرؒ نے بھی قدرتی آفات، عالمی امراض کی وجہ معصیت انسانی قرار دی ہے وہ فرماتے ہیں۔"{ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ } يعني : الفقر والضيق في العيش { وَالضَّرَّاءِ } وهي الأمراض والأسقام والآلام { لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ أي: يدعون الله ويتضرعون إليه ويخشعون ... قال الله تعالى : { فَلَوْلا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا أي : فهلا إذ ابتليناهم بذلك تضرعوا إلينا وتمسكنوا إلينا { وَلَكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ } أي : ما رقت ولا خشعت { وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ } أي : من الشرك والمعاصي [15].

"وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ سے مراد معیشت میں فقر و تنگی ہے، وَالضَّرَّاءِ۔ امراض، حادثات، رنج والم ہیں، لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ عاجزی وانکساری کرنا ہے، فَلَوْلا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا، آزمائش کے وقت اللہ کی طرف تضرع وپناہ نہ لینا، وَلَكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ ، نرمی وخشوع کا ختم ہو جانا، وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ شرک ونافرمانی مراد ہیں" بائبل مقدس کے بیان سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے:"اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر اِنسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اُس کے دِل کے تصور اور خیال سدا بُرے ہی ہوتے ہیں، تب خداوند

زمین پر اِنسان کو پیدا کرنے سے ملول ہُوا اور دِل میں غم کیا، اور خداوند نے کہا کہ مَیں اِنسان کو جسے مَیں نے پیدا کیا رُویِ زمین پر سے مِٹا ڈالوں گا، اِنسان سے لے کر حیوان اور رینگنے والے جاندار اور ہَوا کے پرندوں تک کیونکہ مَیں اُن کے بنانے سے ملول ہوں"[16] اہم نکتہ یہ ہے کہ اللہ کی ذات تو الرحمن الرحیم ہے وہ کیوں اپنے بندوں کو سزا دے گی؟ اسکا جواب یہ ہے کہ خطاؤں پر دنیا ہی میں باز پرس دراصل اللہ پاک کی آخرت کے معاملے میں شفقت ہے تاکہ انسان رجوع الی اللہ کرلے۔ وہ فرماتا ہے۔

'وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ[17]۔" ہم ضرور ان کو قریب کا چھوٹا عذاب چکھائیں گے بڑے عذاب سے پہلے تاکہ وہ لوٹ آئیں" اسلیے ضروری ہے کہ انسان رب تعالی کی اس تادیب وتنذیر پر توبۃ النصوح اور عمل صالح کو اختیار کرے جیسا کہ ہودؑ نے اپنی قوم سے کہا :'وَ يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ[18] "اے میری قوم! تم اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراوٴ اور اس کے سامنے توبہ کرو، وہ تم پر خوب بارش برسائے گا اور تم کو قوّت دے کر تمہاری قوّت میں زیادتی کرے گا اور مجرم رہ کر اعراض مت کرو"

3۔احکام الٰہی سے روگردانی: قدرت نے رواں دواں نظامِ حیات کی ڈور کیا کھینچی کثرتِ وسائل واسباب کی حامل سلطنتیں بھی 1915ء تا 1926ء اور 1920ء تا 1930ء میں پیدا ہونے والے کسادِ عظیم جیسے بحران میں مبتلا ہونے لگیں[19]۔ کرونا وائرس 2020 کے اوائل میں پھیلنا شروع ہوا۔ دنیا کے طول وعرض میں طویل لاک ڈاوٴن کی بنا پر لاکھوں کمپنیاں بند ہو گئیں، کروڑوں لوگ اپنی ملازمتوں سے عارضی یا مستقل طور پر ہاتھ دھو بیٹھے۔ امریکا میں اپریل کے آخر تک کم وبیش پینتالیس لاکھ لوگ بے روزگار ہوئے، دیگر ملکوں میں بھی صورت حال زیادہ مختلف نہ تھی[20]۔ مغربی ممالک کی سٹاک مارکیٹوں میں 1987ء کے بعد پہلی مرتبہ زبردست مندا پڑا۔ پیٹرول کی قیمتیں اکیس سال کی کم ترین سطح کو چھونے لگیں، آئی ایم ایف کے مطابق اس سال عالمی معیشت کو 3 فی صد تک خسارے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسی لیے معاشی ماہرین نے اندیشہ ظاہر کیا کہ اقتصادی مشکلات اور زبوں حالی کے اعتبار سے آنے والا وقت کسادِ عظیم کی بھیانک یادوں کو تازہ کر سکتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق اگر برطانیہ میں لاک ڈاوٴن مزید دو تین ماہ جاری رہتا تو برطانوی معیشت اس حد تک انحطاط اور گراوٹ کا شکار ہو جاتی جس کی گذشتہ تین صدیوں میں مثال ملنا محال ہوتی۔[21]۔ قرآن مجید معاشی لاک اپ کی وجہ احکام شریعت سے اعراض بیان کرتا ہے۔:وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ[22] " اور جو کوئی میرے ذکر سے اعراض کرتا ہے پس اس کے لیے معیشت تنگ کر دی جاتی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے "۔ امام قرطبیؒ" أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي "کی تفسیر میں رقمطراز ہیں۔: **ومن أعرض عن ذكري أي ديني ، وتلاوة كتابي ، والعمل بما فيه**[23]

اور امام ابن کثیر فرماتے ہیں۔ای **خالف أمري ، وما أنزلته على رسولي ، أعرض عنه وتناساه وأخذ من غيره هداه) فإن له معيشة ضنكا (أي : في الدنيا ، فلا طمأنينة له ، ولا انشراح لصدره ، بل صدره] ضيق [حرج لضلاله ، وإن تنعم ظاهره ، ولبس ما شاء وأكل ما شاء ، وسكن حيث شاء ، فإن قلبه ما لم يخلص إلى اليقين والهدى ، فهو في قلق وحيرة وشك ، فلا يزال في ريبة يتردد . فهذا من ضنك المعيشة**[24] "یعنی میرے امر کی اور جو میں نے اپنے رسول پر نازل کیا اسکی مخالفت کر کے مخالف راستہ اختیار کیا پس اسکے لیے دنیوی زندگی میں اطمینان نہیں، نہ ہی اس کے سینے کی شرح صدر کی جاتی ہے بلکہ اسکا سینہ تنگ کر دیا جاتا ہے جو گمراہی پر مائل ہو جاتا ہے اگرچہ وہ

ظاہر نعمتوں سے لطف اٹھائے، لباس، طعام، مسکن میں من مانی کرے لیکن اس کا دل یقین وہدایت کی طرف مائل نہیں ہوتا وہ ہمیشہ شکوک وشبہات میں مبتلا رہتا ہے اور یہی معیشت کی تنگی ہے" اور یہ حقیقت بھی ہے کہ اہلِ کفر کیساتھ ساتھ امت مسلمہ کو بھی اللہ نے وسیع پیمانے پر مادی ومعدنی وسائل دیے۔ بدو اور چرواہے یا شیخ سے ملقب ہو گئے امارت وعمارت، تعیش ودنیوی تلذذ میں یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں ہنود ثابت ہونے لگے تو قومِ سبا کی طرح وبا کے سفید اندھے چوہوں نے عالمی سطح پر مضبوط معیشت کے سدِ مارب تہ وتیغ کر دیا۔۔۔ ارشادِ ربانی ہے۔ فاعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَىْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ[25] پس انہوں نے اعراض کیا تو ہم نے ان پر سیل عرم بھیج دیا اور انکے باغآت کے بدلے کانٹے دار جھاؤ، پیڑی قلیل مقدار میں دیے" اور اہل مکہ کے کفرانِ نعمت کو قرآن اسطرح بیان کرتا ہے: وَ ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىِٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللهِ فَاَذَاقَهَا اللهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ[26] اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے جو بڑی پُر امن اور مطمئن تھی، اس کا رزق اس کو ہر جگہ سے بڑی فراوانی کے ساتھ پہنچ رہا تھا۔ پھر اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری شروع کر دی، تو اللہ نے اُن کے کرتوت کی وجہ سے اُن کو یہ مزہ چکھایا کہ بھوک اور خوف اُن کا اوڑھنا بچھونا بن گئے۔ امام قرطبیؒ نے " فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللهِ" سے نبی ﷺ کی بعثت وفرمودات کی تکذیب وتضحیک مراد لی ہے آپ فرماتے ہیں: وهذا الكفران تكذيب بمحمد[27] "اس کفران سے مراد محمد ﷺ کی (بعثت کی) تکذیب ہے" امام بغویؒ فرماتے ہیں: ابتلاهم الله بالجوع سبع سنين ، وقطعت العرب عنهم الميرة بأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى جهدوا فأكلوا العظام المحرقة ، والجيف ، والكلاب الميتة ، والعهن ، وهو الوبر يعالج بالدم[28] "اللہ نے انہیں سات سال تک بھوک سے آزمایا اور ان پر سے ہریالی ختم ہو گئی اور انہوں نے سوکھی ہڈیاں، بھوسہ، گھاس، مردا کتے کھائے اور وہ خون سے علاج کرتے تھے۔ مندرج دونوں اقوام کے احوال کے مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالی اپنے بندوں کے لیے امن، وسائل وعطیات کی فراوانی فرماتا ہے تو اسکے بدلے ادخلوا فی السلم کافۃ، اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کا کامل تقاضہ کرتا ہے، حکم عدولی کیصورت میں قوم سبا، اہل مکہ کی طرح امن ووسائل، عطیات سب کچھ سلب کر لیا جاتا ہے، پھر نہ تدبیر کام آتی ہے نہ تقدیر۔ اسلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ حاصل صنعتی، زرعی، سائنسی عروج کو قومِ سبا کی طرح اپنی قابلیت وصلاحیت کا لوہانہ سمجھا جائے نہ ہی اہلِ مکہ کی طرح حاصل موروثی بزرگی وافتخار کو امن کا سبب گردانا جائے بلکہ یہ سب "امر لم یزل" کی مرہونِ منت ہیں۔

4۔ متفرق گناہوں کا ارتکاب:۔ تیسرے مرحلے پر قدرتی آفت زمیں باسیوں کے لیے گویا طوفانِ نوح ثابت ہونے لگی۔ بچے، بوڑھے، جواں کثرت سے لقمہ اجل ہونے لگے ایک ایک دن میں شرح اموات ہزاروں سے تجاوز کرتے ہوئے لاکھ کے ہندسے کو چھونے لگی۔ یوں دکھائی دے رہا تھا آفت کی لہریں فریادِ نوحؑ کی منظر کشی کر رہی ہیں۔ وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ لَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا[29] "اور نوح نے عرض کی اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ بے شک اگر تو انہیں رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کے اولاد ہو گی تو وہ بھی نہ ہو گی مگر بدکار بڑی ناشکری" اس مصیبت کا سب سے تکلیف دہ پہلو

عالمی سطح پر مسلسل شرح اموات میں اضافہ ہوتا تھا۔اب ہمیں تاریخ و آثار کے مطالعہ سے یہ معلوم کرنا ہے اقوام پر اجتماعی سطح پر موت عموماً کن گناہوں کے سبب مسلط کی جاتی ہے۔

انبیاء کی تکذیب: انبیاء کی تکذیب دراصل احکامِ شریعت کا انکار ہے، قومِ نوح بھی اسکی مرتکب تھی لہذا قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا پر سب سے پہلی جو اجتماعی تباہی آئی وہ طوفانِ نوح تھا۔ مسلسل چھ ماہ تک طوفانی بارش ہوتی رہی اور زمین اپنے پانی کے سوت ابلتی رہی، 82 مسلمان جو نوحؑ کیساتھ کشتی میں سوار تھے کے سوا کوئی بھی نہ بچ سکا۔

قوت ووسائل پر ناز: دوسرا گناہ جس کے سبب کسی قوم کو مجموعی طور پر ہلاک کر دیا گیا وہ قومِ عاد کی سرکشی و تکبر تھا۔ وہ اپنی قوت، طویل القامت، درازی عمر، سامانِ دنیا و تعیش کی فراوانی کے سبب تعلیمات الٰہی کو ماننے سے منکر تھے، مجموعی طور پر ایک سیاہ آندھی سے ہلاک کر دیے گئے جو سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل ان پر چلتی رہی۔

نبوت ورسالت میں اشتباہ: قومِ صالح کو صالحؑ کی رسالت میں اشتباہ تھا۔ صالحؑ کیساتھ ان کا رویہ تضحیک و تمسخر پر مبنی رہا۔ مختلف نشانیوں کے باوجود بھی وہ یقین و ایمان کی لذت سے نا آشنا رہے، فرشتے کی چیخ نے ساری قوم کے دل اور کلیجے پھاڑ ڈالے۔

فحاشی و عریانی: قومِ لوطؑ بے راہ روی میں اس قدر بڑھ چکی تھی کہ وہ ہم جنس پرستی میں مبتلا ہو گئی تھی۔ بستی کو ان پر الٹا کر، نشان زدہ پتھروں سے مجموعی طور پر ہلاک کر دیے گے۔

معاشی اخلاق واقدار کا ناپید ہونا:۔ قومِ شعیبؑ توحید و رسالت پر تو ایمان رکھتی تھی لیکن اپنے دنیوی معاملات میں شریعت کی قید و بند پر عملدرآمد کے لیے راضی نہ تھی۔ناپ تول میں کمی، شاہراہوں پر ٹھٹھہ مذاق، فساد و انتشار جیسے گناہوں میں مبتلا تھی۔ ایک شعلوں والے مینہ سے سب جھلسا دیے گئے۔

ظلم و سرکشی: فرعون اور اسکے مصاحب عقیدہ توحید و رسالت کے منکر، ظلم، جبر واستبداد، بنی اسرائیل کی نسل کشی۔۔۔ جیسے گناہ انکا شیوا تھا۔ دریائے نیل میں موسیٰؑ و بنی اسرائیل کا تعاقب کرتے ہوئے لاؤ لشکر سمیت غرق کر دیے گئے۔ ارشاد فرمایا گیا۔

فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ[30] ہم نے نازل کی ان ظالموں پر ایک آفت سماوی (وہ آفت سماوی طاعون تھا۔ از حاشیہ) اس وجہ سے کہ وہ عدول حکمی (نافرمانی) کرتے تھے"

مندرجہ بالا قرآنی مطالعہ سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ اجتماعی ہلاکت کا سبب مندرج برائیاں ہیں جیسا کہ ابن ماجہ (4019) کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت سے ثابت ہوتا ہے۔عن عبد الله بن عمر , قال: اقبل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم , فقال:" يا معشر المهاجرين , خمس إذا ابتليتم بهن , واعوذ بالله ان تدركوهن , لم تظهر الفاحشة في قوم قط , حتى يعلنوا , بها إلا فشا فيهم الطاعون والاوجاع , التي لم تكن مضت في اسلافهم الذين مضوا , ولم ينقصوا المكيال والميزان , إلا اخذوا بالسنين , وشدة المئونة , وجور السلطان عليهم , ولم يمنعوا زكاة اموالهم إلا منعوا القطر من السماء , ولولا البهائم لم يمطروا ولم ينقضوا عهد الله , وعهد رسوله إلا سلط الله عليهم عدوا من غيرهم , فاخذوا بعض ما في ايديهم وما لم تحكم ائمتهم بكتاب الله , ويتخيروا مما انزل الله إلا جعل الله باسهم بينهم[31] عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا" :مہاجرین کی جماعت! پانچ باتیں ہیں جب تم ان میں مبتلا ہو جاؤ گے، اور میں

اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تم اس میں مبتلا ہو،) وہ پانچ باتیں یہ ہیں (پہلی یہ کہ جب کسی قوم میں علانیہ فحش) فسق و فجور اور زناکاری (ہونے لگ جائے، تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھوٹ پڑتی ہیں جو ان سے پہلے کے لوگوں میں نہ تھیں، دوسری یہ کہ جب لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگ جاتے ہیں تو وہ قحط، معاشی تنگی اور اپنے حکمرانوں کی زیادتی کا شکار ہو جاتے ہیں، تیسری یہ کہ جب لوگ اپنے مالوں کی زکاۃ ادا نہیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش کو روک دیتا ہے، اور اگر زمین پر چوپائے نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا، چوتھی یہ کہ جب لوگ اللہ اور اس کے رسول کے عہد و پیمان کو توڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کے علاوہ لوگوں میں سے کسی دشمن کو مسلط کر دیتا ہے، وہ جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے چھین لیتا ہے، پانچویں یہ کہ جب ان کے حکمراں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلے نہیں کرتے، اور اللہ نے جو نازل کیا ہے اس کو اختیار نہیں کرتے، تو اللہ تعالیٰ ان میں پھوٹ اور اختلاف ڈال دیتا ہے۔ بائبل مقدس میں بھی اجتماعی ہلاکت کا سبب یوں بیان کیا گیا ہے "خداوند اُن سب کاموں میں جن کو تُو ہاتھ لگائے لعنت اور اِضطراب اور پھٹکار کو تجھ پر نازل کرے گا جب تک تُو ہلاک ہو کر جلد نیست و نابود نہ ہو جائے، یہ تیری اُن بداعمالیوں کے سبب سے ہو گا جن کو کرنے کی وجہ سے تُو مجھ کو چھوڑ دے گا، خداوند ایسا کرے گا کہ وبا تجھ سے لپٹی رہے گی جب تک کہ وہ تجھ کو اُس ملک سے جس پر قبضہ کرنے کو تُو وہاں جا رہا ہے فنا نہ کر دے، خداوند تجھ کو تپِ دِق ا، بخار، سوزش، شدید حرارت، تلوار، بادِ سموم، گیروئی سے مارے گا اور یہ تیرے پیچھے پڑے رہیں گے جب تک کہ تُو فنا نہ ہو جائے، اور آسمان جو تیرے سر پر ہے پیتل کا اور زمین جو تیرے نیچے ہے لوہے کی ہو جائے گی، خداوند مینہ کے بدلے تیری زمین پر خاک اور دُھول برسائے گا، یہ آسمان سے تجھ پر پڑتی ہی رہے گی جب تک کہ تُو ہلاک نہ ہو جائے[32] المختصر ماضی و حال میں ہونے والی ہلاکت و تباہی میں مشترک علت گزشتہ اقوام کی "تمام برائیاں" من و عن ہمارے معاشرہ میں ہیں اور حالات اسی بات کا تقاضا کر رہے ہیں کہ تمام لوگ رجوع الی اللہ، توبہ و استغفار کا اہتمام کریں، جس طرح بھی ممکن ہو برائی کے اِن اَسباب کو ختم کرنے کی جدوجہد کریں کیونکہ قاضی عبد الرحمن القرشی sالدمشقی الشافعی اپنے زمانہ میں 764ھ کے طاعون سے متعلق لکھتے ہیں: وكان هذا كالطاعون الأول عمّ البلاد وأفنى العباد، و كان الناس به على خير عظيم: مِن إحياء الليل، وصوم النهار، والصدقة، والتوبة .... فهجرنا البيوت؛ ولزمنا المساجد، رجالنا وأطفالنا ونساءنا؛ فكان الناس به على خير[33] "جب طاعون پھیل گیا اور لوگوں کو ختم کرنے لگا، تو لوگوں نے تہجد، روزے، صدقہ اور توبہ و استغفار کی کثرت شروع کر دی اور ہم مردوں، بچوں، اور عورتوں نے گھروں کو چھوڑ دیا ہے اور مسجدوں کو لازم پکڑ لیا، تو اس سے ہمیں بہت فائدہ ہوا" اسی طرح حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اُردن میں طاعون میں مبتلا ہوئے تو جتنے مسلمان وہاں تھے ان کو بلا کر ان سے فرمایا "میں تمہیں ایک وصیت کر رہا ہوں اگر تم نے اسے مان لیا تو ہمیشہ خیر پر رہو گے اور وہ یہ ہے کہ نماز قائم کرو، ماہِ رمضان کے روزے رکھو، زکاۃ ادا کرو، حج و عمرہ کرو، آپس میں ایک دوسرے کو (نیکی کی) تاکید کرتے رہو اور اپنے امیروں کے ساتھ خیر خواہی کرو اور ان کو دھوکا مت دو اور دنیا تمہیں (آخرت سے) غافل نہ کرنے پائے؛ کیوں کہ اگر انسان کی عمر ہزار سال بھی ہو جائے تو بھی اسے (ایک نہ ایک دن) اس ٹھکانے یعنی موت کی طرف آنا پڑے گا جسے تم دیکھ رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمام بنی آدم کے لیے مرنا طے کر دیا ہے، لہٰذا وہ سب ضرور مریں گے اور بنی آدم میں سب سے زیادہ سمجھ دار وہ ہے جو اپنے ربّ کی سب سے زیادہ اطاعت کرے اور اپنی آخرت کے لیے سب سے زیادہ عمل کرے[34]

5۔ ہٹ دھرمی: اس ناگہانی مصیبت کا ایک اہم پہلو وبا کے فیز ز کا پلٹ پلٹ کر آنا ہے، جن میں پہلے سے بھی زیادہ شدت پائی جاتی ہے ۔ قرآن پاک اس کا سبب معصیت پر مداومت اور ہٹ دھرمی بتلاتا ہے ۔ کیونکہ بنی اسرائیل بھی جب وحی الٰہی اور احکامِ عشرۃ سے روگرداں، موسیٰؑ کی وعظ و تبلیغ کے جواب میں ہٹ دھرمی سے سمعنا و عصينا کہنے لگی تو اللہ تعالی نے کوہِ طور زمین سے اٹھا کر ان پر لٹکا دیا تا کہ وہ توبہ کریں لیکن جب تک کوہِ طور ان پر لٹکا رہتا وہ معصیت سے باز رہتے جب واپس زمین پر رکھ دیا جاتا پھر سمعناو عصینا کا عملی مظاہرہ کرتے جیسا کہ امام طنطاویؒ لکھتے ہیں: قال ابن جرير : : لما رجع موسى من عند ربه بالألواح قال لقومه بني إسرائيل : إن هذه الألواح فيها كتاب الله ، وأمره الذي أمركم به ونهيه الذي نهاكم عنه . فقالوا : وما يأخذ بقولك أنت ، لا والله حتى نرى الله جهرة ، حتى يطلع الله علينا فيقول " : هذا كتابي فخذه " فما له لا يكلمنا كما كلمك أنت يا موسى : قال فجاءت غضبة من الله ، فجاءتهم صاعقة فصعقتهم فماتوا جميعاً . قال : ثم أحياهم الله بعد موتهم فقال لهم موسى : خذوا كتاب الله . فقالوا : لا . قال : أي شيء أصابكم ؟ قالوا : متنا جميعاً ، ثم حيينا قال : خذوا كتاب الله . قالوا : لا . فبعث الله ملائكة فتنقت الجبل فوقهم ، فقيل لهم : أتعرفون هذا ؟ قالوا نعم ، هذا الطور ، قال : خذوا الكتاب وإلا طرحناه عليكم ، قال : فأخذوا بالميثاق . قال : ولو كانوا أخذوه أول مرة لأخذوه بغير ميثاق "جب موسیٰؑ اپنے رب کے پاس سے الواح کے ساتھ لوٹے اور اپنی قوم سے کہا: بے شک ان تختیوں میں اللہ کی کتاب اور اس کے وہ اوامر و نواہی ہیں جن کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے تو انہوں نے کہا یہ ہم تیرے کہنے پر نہیں مانیں گے حتی کہ ہم اللہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں پھر وہ فرمائے کہ یہ میری کتاب اس پر عمل کرو: اے موسی اللہ تمہاری طرح ہم سے خود کلام کیوں نہیں کرتا، تو اللہ کے عذاب اور کڑک نے ان سب کو آلیا، پھر دوبارہ انہیں زندہ کیا، دوبارہ موسی نے انہیں کہا کہ اللہ کی کتاب پر عمل کرو: وہ (ہٹ دھرمی) بولے نہیں؛ موسی نے پوچھا تمہیں کس چیز نے آپکڑا تھا: بولے ہم سب مر گئے تھے پھر زندہ کیے گئے: موسی نے کہا تو کتاب پر عمل کرو: بولے نہیں: پس اللہ نے فرشتہ بھیجا جس نے پہاڑ (کوہِ طور) ان پر لٹکا دیا، ان سے پوچھا گیا کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے ؟ انہوں نے ہاں یہ کوہِ طور ہے، موسیٰؑ نے کہا احکامات پر عمل کرو ورنہ یہ تم پر گر جائے گا پس انہوں نے اسے لیا ایک وعدے کے ساتھ، اگر وہ پہلی دفعہ ہی اطاعت کرتے تو یہ بلا مشروط ہوتی" لہذا قرنطینہ، احتیاطی تدابیر اور دیگر اقدامات وبا کے تدارک میں اس وقت ہی کار گر ثابت ہو سکتے ہیں جب وبا کے معنوی اسباب سے اجتناب کیا جائے جن میں سر فہرست ہٹ دھرمی اور احکامِ الٰہی کا تمسخر اڑاتے ہوئے مرض کی سرے صرف ظاہری اسباب سے جوڑنا ہے ۔ کیونکہ ظاہری اسباب بھی معنوی اسباب سے نمو پاتے ہیں سورۃ سجدۃ میں اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے ۔ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ[35]" اور کام کی تدبیر آسمان سے کی جاتی ہے پھر اعمال اس کی طرف لوٹتے ہیں ایسے دن میں جس کی مسافت تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار کے برابر ہے"

6۔ اسلامی قانونِ حلت و حرمت سے اعراض:۔ غیر فطری اشیاء کا استعمال بھی وبائی امراض کے معنوی اسباب میں سے ہے، کیونکہ کرونا وائرس اور کئی وبائی امراض حرام جانوروں کا گوشت کھانے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ چینی دانشور "لین یانگ" کا کہنا ہے کہ حالیہ وبا کی وجہ "چینیوں کا جو ملے کھا جاؤ[36]" نظریہ ہے۔ اسلام دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جس کے ہر حکم میں حکمتیں پوشیدہ اور انسانیت کا نفع ہے، حلال و حرام کی تقسیم انسانی نفع و نقصان کی بنیاد پر ہے۔ جس چیز میں انسان کیلیے خطرات تھے اسے اسلام نے حرام اور جس چیز میں انسان کا فائدہ ہے اسے حلال قرار دے دیا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ[37] اور وہ نبی ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے " اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پاک اور ناپاک چیزوں کی پہچان کیسے ہو۔ دین اسلام نے عمومی طور پر گوشت خور جانوروں کو حرام قرار دیا ہے[38]۔ کیونکہ گوشت خور جانوروں کے معدے میں گندگی اور ان کا گوشت گندہ اور بدبودار ہوتا ہے[39] اس لئے ان کے گوشت کھانے سے انسان بیمار ہوتا ہے اس کے برعکس زیادہ تر گھاس والے جانوروں کو حلال جانتا ہے۔ اسی طرح وہ تمام جانور جو ناخن رکھتے ہیں وہ حرام ہیں[40] اور جو حیوانات کھر رکھتے ہیں وہ حلال کئے گئے ہیں اور ان میں سے کچھ کو مکروہ کہا گیا ہے مثلاً گھوڑا، خچر وغیرہ[41] اور پرندوں میں حلال، حرام کی تمیز ان کے پر ہلانے پر موقوف ہے، جو پرندے فضا میں پرواز کرتے ہوئے اپنے پروں کو زیادہ پھیلا کر رکھیں وہ حرام اور جن کے پروں میں پرواز کے وقت سکون سے زیادہ حرکت ہو وہ حلال ہیں[42] وہ گوشت خور پرندہ جو پنجہ رکھتا ہو خواہ قوی ہو کہ جو جانور کو چیر پھاڑ سکتا ہو[43]، مثلاً شکاری باز، چرخ (ایک قسم کا پرندہ) عقاب شاہین، باشق (ایک شکاری پرندہ جسے باشہ کہتے ہیں) یا ضعیف ہو، مثلاً گدھ بنا بر احتیاط کوؤں کی تمام قسموں سے اجتناب کرنا چاہئے یہاں تک کہ زاغ سے بھی یعنی کھیتوں کے کوؤں سے اور البقع کہ جس کا رنگ سیاہ اور سفید ہوتا ہے اور وہ موٹے اور سیاہ رنگ کے کوے جو مردار کھاتے ہیں کیونکہ احتمال یہ ہے یہ درندہ صفت پرندوں میں سے ہوں[44]۔ پانی کے جانوروں میں صرف چھلکے والی مچھلی حلال ہے اور اس کے چھلکوں سے مراد حقیقی چھلکے ہیں خواہ اس کے چھلکے بعد میں (کسی وجہ سے گر چکے ہوں) مثلاً کنعت (قبا مچھلی) کہتے ہیں کہ یہ انتہائی شریر ہوتی ہے اور تمام چیزوں پر اپنے آپ کو مارتی اور ملتی ہے، جس کی وجہ سے اس کے چھلکے گر جاتے ہیں اور غالباً اسکی چھلکوں والی دم باقی رہ جاتی ہے[45]۔ یہ تو ہے حلال اور حرام جانوروں کے درمیان پہچان لیکن پاک اور ناپاک چیزوں کی ایک تقسیم اللہ تعالی نے سورہ مائدہ میں یوں بیان کی ہے۔ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ و النطيحتة وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْاَزْلَامِ ذالكم فِسْق[46]" اے لوگو) از خود مرا ہوا جانور اور خون اور سور کا گوشت اور جس جانور پر)"ذبح کے وقت) خدا کے سوا کسی دوسرے کا نام لیا جائے اور گردن مروڑا ہوا اور چوٹ کھا کے مرا ہوا اور جو اونچی جگہ سے (کنوئیں وغیرہ میں) گر کر مر جائے اور یا جو سینگ سے مار ڈالا جائے اور جس کو درندے نے پھاڑ کھایا ہو یہ سب چیزیں تم پر حرام کی گئی ہیں اور یہ گناہ کی بات ہے" لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ حلت و حرمت کے اس حکم کے مسلمان تو پابند ہیں لیکن اہل کتاب اور دیگر غیر سامی مذاہب کے پیروکار اس حکم کو کوئی اہمیت نہیں دیتے نتیجتاَ انسانیت کے لیے نت نئی آفات کی وجہ بنتے ہیں۔ جبکہ عقلی وسائنسی نقطہ نظر سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اس آیت میں بیان کردہ تمام جانوروں کی ممانعت میں حکمت پوشیدہ ہے جیسے "مردار ہے تو اس کا فاسد خون اسکے گوشت میں ہی جم جاتا ہے اسی طرح مختلف حادثات کا شکار ہونے والے جانوروں کے عضلات حادثے کے خوف سے سکڑ جاتے ہیں اور فاسد مادے اسکے گوشت میں ہی جذب ہو جاتے ہیں، خنزیر کے گوشت وخون میں چربی و فاسد مادے کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں جو کافی دیر تک پکانے سے بھی نہیں مرتے نتیجتا بلند فشار خون، انتریوں، پھیپڑوں، دماغی کینسر، اعصابی بیماریوں، معدے و انتریوں میں موذی جرثومہ ٹیپ ورم کی پیدائش کا سبب بنتا ہے "[47] مفتی محمد شفیع فرماتے ہیں کہ "خوراک کے طبی فوائد ونقصانات کے علاوہ اخلاقی وروحانی اثرات بھی ہوتے ہیں جیسے اگر حادثات کے شکار جانور یا غیر اسلامی طریقہ سے ذبیحہ کو دیکھیں تو موت کا ایک خوف ان جانوروں میں پیدا ہوتا ہے جو بزدلی اور

کم ہمتی لاتا ہے، بعض جانوروں میں بے حیائی کا عنصر غالب ہوتا ہے اور اسکے کھانے والے میں اس کے اثرات منتقل ہو جاتے ہیں جس کا مشاہدہ آپ دن رات مغربی ممالک میں کر سکتے ہیں"[48] لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ عالمی ادارہ صحت وباؤں سے نپٹنے کے لیے فوری طور پر اسلامی حلت و حرمت کے قانون کو نافذ کرے کیونکہ یہ مذہبی نہیں انسانی بقا کے لیے ناگزیر ہے جیسے چین نے حالیہ وبا سے مقابلے کے لیے فوری طور پر اکل وطعام میں سامی مذاہب کے نظریہ حلال و حرام کو اختیار کیا۔ الہامی مذاہب نے جن جانوروں کو حرام قرار دیا ہے ان کے گوشت پر پابندی لگادی گئی ہے۔ سانپ، چوہے، چمگادڑ، بندر، چھپکلی، کچھوے اور ریچھ کا گوشت بند کر کے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ سبزیاں اور حلال غذا کی ترغیب دی جارہی ہے[49]۔ اسی طرح اکیسویں صدی میں جب ہم عالمی صحت تنظیم کی گائیڈ لائنیس کو پڑھتے ہیں اور چودہ سو سال قبل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو دیکھتے ہیں کہ جب آپ ﷺ اپنی اُمت کو حدث اصغر وحدث اکبر سے طہارت کے لئے کس طرح پاکی وصفائی کا نظام بتاتے ہیں، پھر آپ صبح و شام کھانے سے قبل اور کھانے کے بعد، صبح میں بیدار ہوتے ہی ہاتھ دھونے کا حکم دیتے ہیں۔ پاکی وصفائی کی تلقین کرتے ہیں، مسواک کرنے پر زور دیتے ہیں۔ چھینک اور کھانسی کے وقت اپنے عمل کے ذریعہ ہاتھ یا کپڑے کے استعمال کی ترغیب دیتے ہیں، سوتے قوت برتنوں کو ڈھانکنے اور دھوکر رکھنے کی تعلیم دیتے ہیں یعنی چودہ سو سال قبل ہمارے نبی نے سب سے ماڈرن قوم کی بنیاد رکھی۔ یہی ظاہری و باطنی، شخصی سماجی اور ماحولیاتی پاکی وصفائی کی تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ ثعلبہ ضماد نامی طبیب کو مدینہ میں کوئی مسلمان مریض نہیں ملتا اور وہ اسلامی نظام طہارت، اکل وطعام سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے ہیں۔[50]

7۔ اصولِ فطرت سے بغاوت:۔ اللہ تعالیٰ کی کائنات میں تکوینی اور شرعی، دو نظام رائج ہیں۔ یعنی ایک فطرت کا نظام ہے۔ کائنات اس نظام میں جکڑی ہوئی ہے۔ سورج، چاند، سارے اجرام فلکی، ہوائیں، پہاڑ، نباتات و حیوانات، جمادات اس نظام فطرت کے پابند ہیں۔ کوئی بڑے سے بڑا سائنس دان اور فلسفی، دانشور یا جابر حکمران اعضائے بدن کے وظیفے کو بدل نہیں سکتا۔ دوسرا شرعی نظام جس سے روگردانی آفات و الام کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے کیونکہ چھوٹی موٹی بیماریاں اکثر انسان کی بے احتیاطیوں کا نتیجہ ہوتی ہیں لیکن بڑی وبائیں عموماً نظامِ فطرت وطبعی اصولوں سے بغاوت کا نتیجہ ہوتی ہے جیسے بیسوی صدی میں پھلینے والے بیشمار تعدی وائرس بھی فطرتی اصولوں سے بغاوت کا نتیجہ ہے[51]، اسی طرح بائیو کیمکلز وارز جو فطرت سے جنگ کے مترادف ہے SARS, MERS, Nipah کے لیے تعدی وائرس کا استعمال برطانیہ نے امریکہ پر قبضہ کرنے کے لئے کیا۔ اس نے ریڈ انڈین سے ڈیل کی اگر وہ فرانس کی فوج کی حمایت ترک کر دیں تو وہ یہاں سے رخصت ہو جائیں گے، فرانس کو شکست کے بعد انھوں نے لیت ولعل سے کام لیا تو انڈین قبائل نے ان سے مئی 1763 میں مذاکرت کئے اس موقع پر برطانوی جرنیلوں کی طرف سے انکو کمبل اور ملبوسات پیش کیے گئے جو چیچک کے وائرس سے آلودہ تھے، سادہ قبائل اس تحفے پر ممنون بھی تھے لیکن یہ موت کے پروانے ثابت ہوئے، لاکھوں ریڈ انڈین کی اموات نے برطانیہ کی امریکہ پر مسلط ہونے کی راہ ہموار کی تھی۔ مورخین کا خیال ہے 1943-1969 تک امریکی سائنسدانوں نے حیاتیاتی ہتھیار بنائے جو حریف علاقہ جات میں لاکھوں انسانوں کو سات خطرناک بیماریوں میں مبتلا کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انکل سام نے 1952 میں کوریا جنگ میں پہلی بار حیاتیاتی ہتھیار استعمال کئے جن سے چین اور کوریا میں وبائی امراض پھوٹ پڑیں[52] اپنے اپنے مفادات کے نام پر انسانوں کو اسکی تجربہ گاہ بنانے کی اجازت تو کوئی قانون نہیں دیتا، لیبارٹری میں کسی کی غفلت کی سزا پوری انسانیت ہی کو کیوں

دی جائے؟ محسن انسانیت نے انسانی زندگی کو کعبہ پر فوقیت دے کر انسانی احترام کی وہ ابدی مثال قائم کی ہے[53] جس کے سامنے آج کے انسانی حقوق کے علمبر داد بالکل بونے نظر آتے ہیں۔ فطرت سے بغاوت، معاشی، سماجی، عدالتی ناانصافی نت نئے سانحات کو جنم دے رہی ہے۔

مثبت اثرات: مطالعہ تاریخ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کروناوائرس سے قبل بھی دنیا مختلف ایسے فطرتی سانحات سے دوچار ہوئی جنہوں نے قوموں کی تاریخی و جغرافیائی حالت تبدیل کر کے رکھ دی لیکن سانحات رنج و الم کے ساتھ درج ذیل مثبت اثرات بھی مرتب کرتے ہیں۔

1۔**حیات نوع:**۔ قدرتی آفات جہاں تاریخی طور پر ریکارڈ نقصان، رنج و الم کا سبب بنتی ہیں وہیں بنی نوع انسان کے لیے حیاتِ نوع کا سامان بھی فراہم کرتے ہیں جس کی شہادت قرآن سے ملتی ہے۔

اعْلَمُوا أَنَّ اللَّـهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تعقلون[54]

حیاتِ نوع سے مراد ایک تو دلوں کا قساوت سے پاک ہونا اور رجوع الی اللہ جیسا کہ امام رازی فرماتے ہیں

فيه وجهان ،الأول : أنه تمثيل . والمعنى : أن القلوب التي ماتت بسبب القساوة ، المواظبة على الذكر سبب لعودة حياة الخشوع إليها ، كما يحيي الله - تعالى - الأرض بالغيث والثاني بعث الأموات فذكر ذلك ترغيبا في الخشوع والخضوع ، وزجرا عن القساوة فالمراد بقوله (**قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الآيات لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ) الدال** على وحدانيته وقدرته ، وعلمه – سبحانه[55]. "اسکی دوصورتیں ہیں ایک تمثیلی جس سے مراد قساوت کے سبب دلوں کا مردہ ہونا ہے، دلوں کا مواظبت سے ذکر الہی کرنا قلب کے خشوع کو زندہ کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی بارش سے زمین کو زندہ کرتا ہے، دوسرے کثرت اموات (دیکھنے) سے خشوع خضوع کی رغبت، قساوت (قلبی) پر ڈانٹ کی ترغیب ملتی ہے پس اللہ تعالی کے فرمان " تحقیق ہم نے تمہارے لیے نشانیاں واضح کی ہیں تاکہ تم عقل پکڑو" اسکے (کامل) وحدانیت، قدرت، علم کی دلیل ہیں" دوسرے اس خطہ ارض پر نظامِ فطرت کی بحالی ہے جیسا کہ بی بی سی نیوز کے مطابق حالیہ پھیلنے والی وبا کے سبب کرہ ارض پر جو تعطیلی وقفہ آیا اس کے درج ذیل مثبت اثرات مشاہدہ کیے گئے ہیں[56]۔

1۔**گرین ہاؤس میں گیسوں کے اخراج میں کمی :**۔ کرہ ارض کو سورج کی الٹراوائلٹ نقصان دہ شعاعوں سے بچانے کے لیے قدرت نے کرہ ارض کے اردگرد گرین ہاوس کے نام سے ایک حفاظتی تہہ بنائی ہے[57] لیکن لیبارٹری کیمکلز، تابکاری تجربات، پٹرولیم مصنوعات کے سبب پیدا ہونے اوالے زہریلے مادوں، گیسوں نے اس میں اس قدر شگاف پیدا کر دیے تھے کہ سورج کی وہ تمام الٹراوائلٹ ریز براہ راست زمین پر پڑتے ہوئے کینسر، متعدی بیماریوں، گلیشئرز کے پگھلنے کا سبب بن رہے تھے[58]۔ماہرین ماحولیات کے مطابق اس تعطیلی وقفہ میں وہ شگاف کافی حد تک دوبارہ بحالی فطرت کے قانون کے تحت ختم ہو گئے ہیں اور زمین کی عمر بڑھ گئی[59]۔

2۔**پٹرولیم مصنوعات کا کم استعمال** (سفر کی کمی اور صنعتوں کا بند ہونا):۔عالمی قرنطینیہ کے تحت پٹرولیم مصنوعات کا استعمال اس حد تک کم ہوا کہ پٹرولیم کی قیمتیں تاریخی طور پر پہلی دفعہ اس حد تک گر گئیں کہ کوئی پٹرولیم ایجنسی مفت بھی پٹرول خریدنے کو تیار نہ تھی[60] کہ ذرائع نقل و حمل و صنعتوں کے بند ہونے کے سبب پٹرول کی کھپت نہ ہونے کے برابر ہو گئی اور اسے ذخیرہ کرنے کے محدود وسائل سے دوچار ہونا پڑا[61]۔اس سب سے یہ واضح ہوتا ہے کہ فضا مضرِ صحت گیسوں اور زہریلے مادوں سے پاک ہوئی۔

3۔ **ماحولیاتی آلودگی میں کمی:** ماہرین ماحولیات کے مطابق نت نئی ایسی سائنسی ایجادات جو ماحولیاتی آلودگی کا سبب ہیں [62] جیسے تفریحی پارکز میں استعمال ہونے والے مشینی جھولے، گیمز، حفاظتی الرٹ سائرنز، ذرائع نقل حمل کے لیے استعمال ہونے والی مشینی گاڑیاں، شاپنگ و تفریحی مالز و ہوٹلز میں ایسی سہولیات جو تابکاری عناصر خارج کرتے ہوئے صرف پاکستان میں 75٪ شور، فضائی، آبی آلودگی اور ان گنت اعصابی بیماریوں کا سبب بنتے ہیں [63]۔ لاک ڈاؤن کے سبب کچھ عرصہ کے لیے مشینی نظام نظام زندگی میں تعطیلی وقفہ آیا جس سے ماحولیاتی آلودگی میں اوسطاً کمی آئی۔ [64]

2۔ **طبی ارتقاء:** ارسطو، بقراط، طب کے بانی جالینوس، بو علی سینا، ابوزکریا رازی، اور کئی قابل ذکر طب کے مشاہیر نے اپنے دور میں پھیلنے والے وبائی مرض کے علاج و معالجہ کے لیے جانوروں و پرندوں پر تجربات کرکے لوگوں کو آگاہی دی جیسے لسان الدین ابن الخطیب (1374ء) دنیا کے وہ پہلے مایہ ناز طبیب اور محقق تھے جنہوں نے چوہوں سے طاعون جراثیم پھیلنے کا نظریہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ امراض دو قسم کے ہوتے ہیں: متعدی اور غیر متعدی امراض۔ متعدی امراض کے پھیلنے کی وجہ وہ نہایت باریک کیڑے ہوتے ہیں جو نظر نہیں آتے مگر وہ مرض کے کیڑے ہوتے ہیں [65] اسی طرح انیسویں صدی میں وبائی اموات کو جاپان میں مغربی طب کے ایک شعبے کے طور پر متعارف کرایا گیا یہ وہ وقت تھا جب یورپ میں بیکٹیریا ولوجی فروغ پا رہی تھی، اور ہیضے اور طاعون جیسے وبائی امراض کی دوا کے پاس ثابت ٹریک ریکارڈ موجود تھا۔ لہذا، ایپیڈیمیولوجی ایک مہاماری سائنس، یا وبائی امراض کے طور پر متعارف کرایا گیا [66]

3۔ **امدادِ باہمی:** جدید دنیا نے امداد باہمی کے لیے عالمی سطح پر منانے کے لیے 1895 کو انٹرنیشنل کوآپریٹو الائنس (آئی سی اے) کی بنیاد رکھی لیکن اسلامی امداد باہمی پر مبنی ریاست کی بنیاد ساڑھے چودہ سو سال پہلے رکھی گئی لیکن اسلامی تاریخ ایسی کئی سنہری مثالوں سے مزین ہے جب ناگہانی حالات میں احبابِ ثروت نے راضاکارانہ طور پر ملکی سطح پر بلا تفریق مذہب، رنگ و نسل و گوں کی مدد کی [67] نبی اکرم ﷺ نے اشعرین کے اس طرز عمل کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ان الاشعرين اذا ارملوا فى الغزو او قلّ طعام عيالهم بالمدينة جمعوا ما كان عندهم فى ثوب واحد ثم اقتسموه بينهم فى اناء واحد بالسوية فهم منى و انا منهم [68] "جب جنگ کے دوران اشعریوں کا کھانا ختم ہو گیا یا مدینہ میں قیام کے دوران ان کے اہل و عیال کے لئے کھانا کم پڑ گیا تو انہوں نے جو کچھ ان کے پاس تھا اسے ایک کپڑے میں جمع کیا پھر اسے ایک برتن سے برابر برابر آپس میں تقسیم کر دیا، (اسی لئے) وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں" اب ان اشعریوں کا عمل آپ ﷺ کو اتنا پسند آیا کہ آپ ﷺ نے اپنے کو ان میں سے شمار کیا اور ان کو آپ ﷺ نے اپنے ساتھ شامل کیا اور یہ ترغیب صرف ایک موقع پر نہیں دی گئی بلکہ بارہا آپ ﷺ نے آپس میں ایک دوسرے کو کھانے میں شریک کرنے کی ترغیب دی جیسے احادیث: من كان عندهم طعام اثنين فليذهب بثالث ومن كان عندهم طعام اربعة فليذهب بخامس او سادس [69] "جس کے پاس دو افراد کا کھانا ہو وہ اس میں تیسرے کو بھی شامل کرے اور اگر چار کا ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ اس میں پانچویں یا چھٹے بندے کو بھی شامل کرے" غرض یہ کہ مختلف مواقع پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون و امداد کی ترغیب دی گئی اور صرف ترغیب ہی نہیں بلکہ عملی نمونہ پیش کیا تاکہ امت کے لئے حجت قائم رہے، جس کا یہ نتیجہ نکلا کہ آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ چاہے جس مقام و مسند پر تھے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے، امیر المؤمنین حضرت عمرؓ نے جب قادسیہ کی فتح کی خوشخبری سنائی تو اس خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ نى حريص على ان لا ارى حاجة الا سددتها

ما اتسع بعضنا لبعض فاذا عجز ذٰلک عنا تأسینا فی عیشنا حتی نستوی فی الکفاف و لو ددت انکم علمتم من نفسی مثل الذی وقع فیہا لکم و لست معلمکم الا بالعمل انی و اللہ لست بملک فاستعبدکم و لکنی عبد اللہ عرض علیّ الامانۃ فان ابیتہا و رددتہا علیکم و اتبعتکم حتی تشبعوا فی بیوتکم و تردوا سعدت لکم و ان انا حملتہا و استتبعتکم الی بیتی شقیت بکم ففرحت قلیلاو حزنت طویلا فبقیت اقول و لا ارد فاستعتب[70] "مجھے اس بات کی بڑی فکر رہتی ہے کہ جہاں بھی تمہاری کوئی ضرورت دیکھوں اسے پورا کروں جب تک ہم سب مل کر اسے پورا کرنے کی گنجائش رکھتے ہوں، جب ہمارے اندر اتنی گنجائش نہ رہ جائے تو ہم باہمی امداد کے ذریعے گزر اوقات کریں گے۔ یہاں تک کہ سب کا معیار زندگی ایک سا ہو جائے کاش تم جان سکتے کہ میرے دل میں تمھارا کتنا خیال ہے، لیکن میں یہ بات تمہیں عمل کے ذریعے ہی سمجھا سکتا ہوں خدا کی قسم میں بادشاہ نہیں ہوں کہ تم کو اپنا غلام بنا کر رکھوں بلکہ خدا کا بندہ ہوں امانت میرے سپرد کر دی گئی ہے، اب اگر میں اس کو اپنی ذاتی ملکیت نہ سمجھوں بلکہ تمھاری طرف واپس کر دوں اور تمھارے پیچھے پیچھے چلوں یہاں تک کہ تم اپنے گھروں میں پیٹ بھر کر کھا پی سکو تو میں تمھارے ذریعے کامیاب ہونگا اور اگر میں اسے اپنا بنالوں اور تمہیں اپنے پیچھے پیچھے چلنے اور اپنے گھر آنے پر مجبور کر دوں تو تمھارے سبب میرا انجام خراب ہو گا کچھ عرصے خوشی منالوں گا مگر عرصہ دراز تک غمگین رہوں گا اور میرا خیال یہ ہو گا کہ نہ کوئی مجھے کچھ کہنے والا ہو گا اور نہ کوئی میری بات کا جواب دے گا کہ میں اپنا عذر بیان کر کے معافی حاصل کر سکوں"

خلاصۂ بحث

الحاصل وبائی امراض کے معنوی اسباب و اثرات کے اس تجزیاتی مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ظاہر غائب کارد عمل ہے۔ انسانی اعمال و افعال ہی کرہ ارض کی خوشحالی و تباہی کا باعث ہیں، نیز کسی بھی قسم کی ترقی ہو یا نعمتوں کا حصول اس میں عجز و انکساری، رحمدلی، ہمدردی، خیر وخواہی، حدود و کی اطاعت اور معصیت و سرکشی پر توبہ و استغفار ہی ارتقا کے اس سفر کو دیرپا انعام سے ہمکنار کر سکتی ہے۔ اخلاقی و مذہبی اقدار کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ اسلامی نظامِ طہارت، حلت و حرمت کو عملی زندگی میں اختیار کیا جائے۔ ذیل میں کچھ سفارشات و گزارشات پیش کی جارہی ہیں جو کرونا جیسی قدرتی آفت کے سدِباب کے لیے ناگزیر ہیں۔ 1۔ امت مسلمہ کو چاہیے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ کو عالمی سطح پر سرانجام دے۔ لوگوں کو اس بات کی ترغیب دی جائے کہ اس آفت کی سب سے اول وجہ ہمارے اعمال ہیں لہذا توبۃ النصوح ناگزیر ہے۔ 2۔ نیشنل وانٹر نیشنل لیول پر مذہب و عقیدہ سے بالاتر ہو کر اسلامی نظام طہارت، حلت و حرمت اختیار کیا جائے۔ 3۔ عالمی سطح پر امید نو کو پیدا کرتے ہوئے سائنسی و طبی شعبہ جات میں ارتقائی سفر کا آغاز کیا جائے۔ 4۔ اسلامی معاشی نظام کو عالمی سطح پر نافذ کیا جائے۔ 5۔ اقوام متحدہ اور موتمر اسلامی کو چاہیے کہ جو ممالک مختلف اقوام اور خطوں میں ظلم و بربریت کی داستانیں رقم کر رہے ہیں ان کے خلاف عالمی سطح پر کاروائی و قانون سازی کی جائے۔

References

1 https://meaningin.com/english-to-urdu/pandemic-meaning-in-urdu

2 Ibn-e-Manzūr al-Afrīqī, *Lisān al-'Arab* (Qum: Nashr Adab al- Ḥauzah, 1405 AH), 1: 123.

[3]Al-Aeraf7:97,98
[4] al-Afrīqī, *Lisān al-'Arab* (Qum: Nashr Adab al- Ḥauzah, 1405 AH), 14: 136.
[5] . Al-Baqarah2:74
[6] . Al-An'am 6:42,44.
[7] Abu-Al-Fida Mohammad Bin Ismaeel Ibn-e-Kasir,Tafseer-ul-Qura'n-ul-Azeem(Beirūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiyah, 1438 AH),1 : 112.
Maryam 19:98 . [8]
[9] . Al-An'am6:6.
[10] . Al-An'am6:6.
[11] . Al-Ahzab 33:62
[12] . Ash- Shura 42:30.
[13] . World Encyclopedia،epidemiology, Copyright (c) Heibonsha Limited, Publishers, Tokyo.
[14] . Al-Abas80:34,35,36.
[15] . Nuh 71:25.
[16]Ibn-e-Kasir,Tafseer-ul-Qur'an-ul-Azeem,3:256.
[17] Taur'at,Aehad Namah Qadim, (Beirut: Dār al-Fikr, 1421 AH),6:5-7.
[18] . As-Sajdah 32:21
[19]. Hud 11:52.
Dr Muhammad Ihsan,Economical Effects of Covid-19, (Al-Arabia: KSA 22:35-GMT 19:35,07-05-2020).
https://encyclopedia.ushmm.org/content/ur/article/adolf-hitler-key-dates Dr [20]
Arfan Ahmad Baig, Imd'ad sy Shru Hony Wala Qarza ,
https://encyclopedia.ushmm.org/content/ur/article/adolf-hitler-key-dates
[21] . An-Nahl 16:124.
[22] . Abū Abdullah al-Qurtubī, *Al-Jāmi' li Aḥkām al-Qurān* (Beirūt, : Muassisah al-Risālah, 1437 AH), 10: 124.
[23] Ibn-e-Kasir,Tafseer-ul-Qur'an-ul-Azeem,3:124.
[24] Saba 34:16.
[25] . An-Nahl 16:11.
[26] . Al-Qurtubī, *Al-Jāmi' li Aḥkām al-Qur'ān*, 11: 280.
[27] . Muhammad Al- Ḥaṣkafī, *Al-Dur al-Mukhtār* (Quetta: Maktabah Ḥanafiyah), 6: 484.
2:26.BAqarah -Al .[28]
. Nuh 71:59. [29]-
[30]Al-Baqara 2:56
[31]. Ibn e Majah,As-Sunan, Quetta: Maktabah Ḥanafiyah,raqm(4087)
24.-,Aehad Namah Qadeem,28:21 Taur'at .[32]
[33]. Qadhi Abdu Rahman Al Qurshi Al Damishqi Al Shafi(780H),Shifa ul Qalb Al Makhzoon fi biyan e Ma Yatalaq Bit Taoon, (Beirūt: Muassisah al-Risālah, 1998 AD)1:67.
)adīthḤ-Multan: Dār al Kandhlvi,Mohammad Zakria ,Hayat Sahabah,(.[34]
[35] . As-Sajda 32:5
[36]. Leen Yan,Mujhy Jeeny Do,(Karachi: Mīr Muhammad Kutub Khānah), 2: 53.
Nuh 71:57.
[37]. Al-Aeraf7:157.
[38] . Muslim Ibn Ḥajjāj al-Qusheirī, *Al-Saḥīḥ* (Karachi: Qadīmī Kutub Khānah, 1375 AH) 3:1533,(1932),Mohammad bin Ismaeel
Abu Abdulla Mohammad Bin Ismaeel Bukhari,Al- -*Saḥīḥ* (Karachi: Qadīmī Kutub Khānah, 1375 AH),5:2102(5210)

raqm(3785).adīth) Ḥ-(Multan: Dār al *Sunan Abī Dāwūd*Sijistānī, -Ash'ath al-Abū Dāwūd, Sulymān ibn al . 39

40. Alā al-Dīn al-Kasānī, *Badāi al-Ṣanāi* (Beirūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiyah, 1424 AH), 2: 122-153

(1478).adīth) Ḥ-(Multan: Dār al Jame ,-Tirmidi,Al .41

42 . Ahmad bin Soaib Nisai,As-Sunan(Multan: Dār al-Ḥadīth)3:158(4836).

43Ibn 'Abdīn, *Rad al-Muḥtār 'alā al- Dur al-Mukhtār* (Quetta: Maktabah Ḥanafiyah), 4: 116.,9:221-221.

ida,5:3.Ma-Al . 44

45. Mehmood Aloosi,Ar Ruhul Muani,(Beirūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiyah, 1424 AH),2:233.

Mufti Mohammad Shafi,Muarf ul Qur'an,(Publisher Maktabah Deo .46 Band,Karachi,2008AD),2:152.

2020.-04-News 92 ,13 . 47

ka Nizam e Taharat u Nizafat,(Maha Namah Dukhtaran Abul Hassan Al Azhari,Islam .48 e Islam, Marc 2015).

2020).-03-Khalid Mehmood Faisal,Nwaiy Saroosh,(News Paper ,Nai B'at,30 49

50. Ibne Majah,As Sunan,3:271,271,(3239)

51 Al-Hadeed,57: 17.

52 . Abu Abdullah Mohammad Bin Umar Ar Razi,Mufateeh ul Ghaib, (Beirut: Dār al-Fikr, 1421 AH),20:221.

53 . https://ur.wikipedia.org/wiki/%DA%AF%D8%B1%DB%8C%D9%86_%DB%81%D8%A7%D8%A4%D8%.

Fikr, 1421 -(Beirut: Dār al ammad Bin Umar Ar Razi,Mufateeh ul Ghaib,Abdullah Moh 54 AH),20:221.

55. World Encyclopedia ،epidemiolog،Copyright (c) Heibonsha Limited, Publishers, Tokyo.

2020)-08-BBC News ,(3056

57https://www.zerohedge.com/health/world-could-look-weather-channel-unveils-global-warming-apocalypse-

58 Arshad Jeelani,Jang News,(05-07-2020),Editorial page:5.

59https://www.zerohedge.com/health/world-could-look-weather-channel-unveils-global-warming-apocalypse-

60 . https://www.bbc.com/urdu/world-52363167

61 https://www.dailyausaf.com/business/news-202003-56045.html

62 . https://www.bbc.com/urdu/science-37667293.

63 PTV News,(25-08-2020),9:00 PM.

64 . Arif Saeed Bukhari,Maholyati Aloodgi,Insani Sahat aur Shajar Kari,(14-07-2018)Daily News Nway Waqt.

65 Arif Saeed Bukhari,Maholyati Aloodgi,Insani Sahat aur Shajar Kari,(14-07-2018)Daily News Nway Waqt.

66. Dr Karamat Ullaha, Iqtesadiyat e Islam,(Karachi: Mīr Muhammad Kutub Khānah),P#59.

67. Bukhari,Al-Sahih,rqm(2354)2:800.

68 . Bukhari,Al-Sahih,rqm(3388)3:1312.

69 . Ibn Kasir,Albaday Wanahaya, (Al-Qāhirah: Al-Fārūq al-Ḥadīthah, 1429 AH),7:46.